﴿ 9 ﴾

تقریر

خواتین کی تعلیم لجنہ اماء اللہ کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے

خدا کی لونڈیوں کی یہ جماعت دیں سکھائے گی

صراطِ حق پہ اک دن ساری دنیا کو چلائے گی

خاکسار کی آج کی گزارشات "**خواتین کی تعلیم لجنہ اماء اللہ کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے**" سے متعلق ہے۔

آنحضرت ﷺ نے عورت کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور دوسروں کو توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک دن مقرر کر رکھا تھا۔

جب ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی امت کی مستورات کی تعلیم و تربیت کی اس قدر فکر دامنگیر تھی تو کیسے ممکن تھا کہ آپؐ کو ماننے والے اور آپؐ کی ہی تعلیم کو آگے پھیلانے والے اس اہم فرض سے غافل رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام اس لئے ضروری تھا کہ عورتوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ ان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے تاکہ وہ اپنی قوم، وطن اور جماعت کا ایک قیمتی اثاثہ بن کر اُبھریں، اپنی نسلوں کو خدا اور اس کے رسول ﷺ کا حقیقی عاشق بنا سکیں۔

پیاری بہنو! حضرت ام طاہرؒ کی والدہ ماجدہ حضرت بیگم ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا:
حضور! مرد تو آپ کی تقریر بھی سنتے ہیں اور درس بھی مگر ہم مستورات اس فیض سے محروم ہیں ہم پر کچھ رحمت ہونی چاہیے کیونکہ ہم اس غرض کے لیے آتے ہیں کہ فیض حاصل کریں۔ اس پر حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

"جو سچے طلبگار ہیں ان کی خدمت کے لیے ہم ہمیشہ ہی تیار ہیں۔ ہمارا یہی کام ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں۔"

اس سے پہلے حضور نے کبھی عورتوں میں تقریر یا درس نہیں دیا تھا مگر ان کی التجا اور شوق کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کو جمع کر کے روزانہ تقریر شروع فرمادی۔
(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 882)

سامعات! حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ کی تعلیم و تربیت کے لیے جو لائحہ عمل اور اس عالمگیر تحریک کے لیے جو اغراض و مقاصد وضع فرمائے ان سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دل میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کا جذبہ کس قدر موجزن تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کے لئے جو نصب العین اور اغراض و مقاصد بیان فرمائے ان میں یہ امور بھی شامل تھے کہ

- اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں اسلام کے مختلف مسائل خصوصاً ان پر جو اس وقت کے حالات کے متعلق ہوں مضامین پڑھے جائیں اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوں تاکہ اس طرح علم کے استعمال کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔

- اس امر کی ضرورت ہے کہ علم بڑھانے کے لئے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے اسلام کے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔

پیاری بہنو! دوسرا واقعہ ایک تیرہ سال کی بچی کا ہے جس کے سر سے والد محترم کا سایہ 13/مارچ 1914ء کو اُٹھا اور وہ 14/مارچ 1914ء کو نومنتخب خلیفہ کو ایک خط لکھتی ہے۔ میری مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دختر امۃ الحئی صاحبہ ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو لکھا کہ

"گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے مرنے سے دو دن پہلے مجھے فرمایا کہ ہم تمہیں چند نصیحتیں کرتے ہیں۔ میں نے کہا فرمائیں۔ میں ان شاءاللہ عمل کروں گی تو فرمایا بہت کوشش کرنا کہ قرآن آجائے اور لوگوں کو بھی پہنچے۔ میرے بعد اگر میاں صاحب خلیفہ ہوں تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ عورتوں کا درس جاری رہے اور میں امیدوار ہوں آپ قبول فرمائیں گے۔ میری بھی خواہش ہے اور کئی عورتوں اور لڑکیوں کی بھی خواہش ہے کہ میاں صاحب درس کرائیں۔ آپ برائے مہربانی درس صبح ہی شروع کرادیں۔ میں آپ کی نہایت مشکور رہوں گی۔"

یہ ذہین وفطین تعلیم کی لگن رکھنے والی بچی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حرم میں آئیں۔ آپؓ عورتوں کی تعلیم وتربیت کی زبردست لگن رکھتی تھیں۔

سامعات! لجنہ کی پہلی رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 1924ء کے مطابق قادیان میں چار درس گاہیں کھولی گئیں ان درسگاہوں میں پڑھنے والی آگے پڑھانا شروع کر دیتیں۔ اس طرح قادیان میں ایک تعلیمی انقلاب آگیا۔ گھر گھر میں قرآن پاک تو پہلے بھی پڑھایا جارہا تھا اب باقاعدہ تعلیمی کوائف جمع کیے گئے۔ بڑی عمر کی عورتوں کو بھی اردو پڑھنا اور دستخط کرنا سکھایا گیا۔ اس طرح تعلیم بالغاں کے لیے ایک ایک ممبر کے ذمے ایک خاتون کو پڑھانے کا کام سونپ دیا گیا۔ پھر خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 17/مارچ 1925ء کو دارِ مسیح میں باقاعدہ اسکول کا افتتاح فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا:

"یہ مدرسہ میرا ایک علمی درخت ہے۔ مجھے مدرسہ خواتین سے خاص طور پر محبت ہے اور میں اس مدرسہ کے لیے تڑپ رکھتا ہوں کہ جس غرض کے لیے جاری کیا گیا ہے وہ پوری ہو یعنی استانیاں تیار ہوں جو اعلیٰ نسلوں کی تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر سکیں۔"

(الازھار لذوات الخمار جلد اوّل صفحہ 191)

حضورؓ نے فروری، مارچ 1923ء میں لجنہ میں تین لیکچرز دیے جن میں علم کی 82 اقسام گنوائیں۔ یہ محیرّ العقول تفصیل اس غرض کے لیے تھی کہ خواتین اپنے ذوق کے مطابق مضمون کا انتخاب کرلیں۔

حضورؓ طالبات کا بہت خیال رکھتے اور خاص شفقت سے پیش آتے۔ ان کی تعلیمی کاوشوں کو سراہتے۔ آپؓ بنفس نفیس ان کو پڑھاتے اور سلسلے کے جید علمائے کرام کو معلم مقرر فرماتے تھے جو ان طالبات کو پڑھا کر مستقبل کی معلمات تیار کر رہے تھے۔ آپؓ کے ذہن میں عورتوں کو تعلیم دینے کے بہت بڑے بڑے منصوبے تھے۔

سامعات! خواتین کی علمی وادبی صلاحیتوں کو جلا دینے کے لیے ایک رسالہ مصباح 15/دسمبر 1926ء کو جاری کیا گیا۔ 16/ستمبر 1927ء کو امۃ الحئی لائبریری قائم کی گئی۔ حضرت سیدہ ام طاہرؓ اس کی انچارج تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم وتربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اگر پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کرلو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔"

(الازہار لذوات الخمار جلد اوّل صفحہ 391)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

”اے میری عزیز بچیو! بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ پر۔ آپ نے پوری کوشش سے دنیوی علوم حاصل کرنے ہیں اور کسی سے بھی علم میں پیچھے نہیں رہنا۔ مگر آپ کی ہر کوشش کی جہت ایسی ہونی چاہیے جو آپ کو خدا کے قریب کر دے نہ کہ اس سے دور لے جانے کا موجب ہو۔ آپ کا زاویہ نگاہ درست ہونا چاہیے۔ اگر آپ کی نگاہ کے شیشے میں کوئی نقص نہ ہو گا تو آپ خدا تعالیٰ کی ہر خلق اور ہر چیز میں اس کے حسن و احسان کے جلوے دیکھ سکتی ہیں۔ کیونکہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ہر دن جو چڑھتا ہے اس میں ہم اپنے خدا کے نئے سے نئے جلوے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے صرف خود ہی حقیقی علم و عرفان حاصل نہیں کرنا بلکہ دنیا کے بچوں کو بھی علم سکھانا ہے۔ پس بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر عائد ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ آپ اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ پس اپنے زاویہ نگاہ کو درست رکھتے ہوئے علم سیکھو اور بڑھ چڑھ کر سیکھو اور پھر اسے دنیا میں پھیلاؤ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ“

(تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 43)

پیاری بہنو! مجھے آج لجنہ کے سو سال پورے ہونے پر اس بات کا اظہار کرتے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ خلفائے کرام کی رہنمائی میں دنیا بھر ایسی ممبرات ہزاروں میں موجود ہیں جو اپنے اپنے آرگنز مردوں سے تعاون لئے بغیر خود نکالتی ہیں۔ اپنے اجلاسات، اجتماعات اور میٹنگز خود لیتی ہیں۔ دنیا بھر کے اکثر مقامات پر جلسہ ہائے سالانہ پر الگ سے مستورات کا سیشن الگ سے منعقد ہوتا ہے مرکزی جلسوں امام وقت بھی خطاب فرماتے ہیں۔ جلسہ ہائے سالانہ پر جو تعلیمی شیلڈز حضرت خلیفۃ المسیح کے مبارک ہاتھوں سے تقسیم ہوتی ہیں ان میں ہماری احمدی بچیوں کی تعداد احمدی لڑکوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ہے وہ علمی انقلاب جو لجنہ اماء اللہ کے قیام کا مرہونِ منت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں اضافہ کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی تعلیم کے ذریعے معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ آمین

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ باتعاون زاہد محمود)